Vol. 3 No. 4 (2025)

ISSN 3007-3170(O)
ISSN :3007-3162(P)

Social Sciences & Humanity Research Review

Symbolism: Basic discussion, Characteristics and Representative Writers.

Dr. Muhammad Daud Rahat[1]*, Anila Ahmad[2]

[1]Lecturer, Al-Siddiq College Lalian, District Chiniot

[2]PhD Scholar, Department of Urdu, Riphah International University, Faisalabad Campus

Article Info:

Keywords: Narrative, Symbolism, narrative technique, Symbols.

Corresponding Author: Dr. Muhammad Daud Rahat, Lecturer, Al-Siddiq College Lalian, District Chiniot
Email: daudrahat@gmail.com

ABSRACT
This study investigates Symbolism as a narrative technique employed to enrich thematic depth and interpretive complexity in literary texts. This is an attempt to probe how symbolic representation functions within a narrative structure to convey meanings transcending literal expression. This particular paper tends to ecxplore the ways in which the writers used narrative technique of Symbolism to depict abstract ideas, psychological states and feelings, thereby engaging readers in the process of a particular interpretation that deepens the overall narrative experience. Representative Authers of this narrative technique are examined for their strategic use of Symbolism to construct existential, moral and psychological dimensions in their works. It concludes that the Symbolism, as a narrative technique transforms storytelling from an ordinary sequence of events into an interpretive act, erasing the boundries between concrete and abstract, and enabling literay work to communicate the ineffable through suggestion and resonance.

علامت انسانی وجود کے لفظی، صوری، بصری اور حیاتیاتی ادراک کی وسیع المعانی عملی تفسیر بن کر سامنے آتی ہے۔ جب انسانوں کے مابین جذبوں اور دیگر متعلقات کے ابلاغ کی ضرورت نے جنم لیا تو زبان اور اس کے الفاظ کے نظام کی تخلیق سے قبل یہ علامت ہی تھی جس نے اشاروں کی زبان کا روپ دھار کر انسان کی دست گیری کی۔ انسان نے اسے ابلاغ کی غرض سے یوں اپنایا کہ انسانی حیات کے ساتھ ہی علامت کا ایک مربوط نظام بھی تشکیل پا گیا۔ شعور کی راہ پر قدم رکھ کر انسان نے جب قدیم مذہب کا سہارا لیا تو اس مذہب کو علامتی نظام کی سب سے زیادہ ضرورت پیش آئی۔ قدیم تہذیبوں پر نظر دوڑائی جائے تو جنس، پانی، آگ، جنگ، امن، طوفان، شکست اور فتح، غرض ہر مظہر کے لیے جدا دیوتاؤں کا احتیاج دراصل انسانوں میں طاقت کی تقسیم کا علامتی اظہار

تھا۔علامت کے بارے میں مذاہب اور اساطیر کا رویہ حیران کن طور پر ایک دوسرے کے قریب رہا ہے۔مذہب نے انسان کو گمراہیوں کی گرد میں ڈوبنے سے بچانے کے لیے اساطیر کی صورت میں زمین پر بکھری علامتوں کی جانب اشارہ کیا تو دوسری جانب اساطیر نے اپنے اظہار کے لیے دیوتاؤں کے چشمے سے اکتساب کیا ۔

ابتدائے آفرینش سے قدیم مذاہب اور دیوتائی نظام حیات تک ، پھر وحدانیت کے اولین ادوار سے لے کر انیسویں صدی کے اواخر تک یہ علامتی نظام نامحسوس طریقے سے انسانی قافلے کا ہم سفر رہا۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی ابلاغ علامتوں کے نظام کے بغیر کبھی مکمل نہیں ہوا۔اگرچہ انیسویں صدی کے اواخر میں اس کا یہ شعوری اصطلاحی نام سامنے آیا۔دیکھا جائے تو مذہب اور جنس کے بعد ادب ہی ایسا ادارہ نظر آتا ہے جس نے شروع میں ہی اپنا ایک مکمل علامتی نظام تشکیل دے لیا تھا۔اس کے بعد جلد ہی اسے بشریات، عمرانیات اور نفسیات جیسے علوم نے بھی اپنا لیا۔

علامت نگاری کی تعریف اور مفہوم کے حوالے سے دیکھا جائے تو انگریزی لفظ Symbol کے متبادل کے طور پر اردو میں عربی اصل کا لفظ علامت رائج ہے ۔اور اسی بنا پر Symbolism کے متبادل کے طور پر علامت نگاری کی اصطلاح برتی جاتی ہے۔ علامت نگاری سے تعارف کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علامت (Symbol) کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کر لی جائے۔اس کے بعد علامت نگاری کی مختلف تعریفات کو دیکھ کر اس کے معانی کے تعین کی جانب بڑھتے ہیں ۔ علامت کو سادہ الفاظ میں یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ الفاظ،آواز، Gesture یا بصری پیکر پر مشتمل ایسا نشان ہے جو کسی خیال،بصری تمثال،عقیدے، عمل یا کسی مادہ وجود کے معنوی متبادل کے طور پر برتا جائے۔مختلف لغات میں اس لفظ کی تعریف کچھ یوں کی گئی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق:

> "علامت،ذہن کی عکاسی کرنے والے کسی مرئی وجود کے لیے استعمال کردہ اصطلاح ہے،یہ کسی ایسی شے کی علامت ہے جو اس کے انسلاک کے بغیر نامعلوم ہے۔"(1)

ڈاکٹر سہیل احمد خان Symbol کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "لفظ(Symbol) جس کے لیے اب اردو میں علامت کی اصطلاح قبول کر لی گئی ہے ۔یونانی لفظ (Symbolon) سے نکلا ہے اور خود یہ لفظ دو لفظوں (Sym)اور(Bolon) کا مرکب ہے۔پہلے لفظ کا مطلب ساتھ ہے اور دوسرے کا پھینکا ہوا، چنانچہ پورے لفظ کا مطلب ہوا' جسے ساتھ پھینکا ہو،اصل یونانی مفہوم میں اس کا استعمال کچھ یوں تھا کہ دو فریق کوئی چیز (مثلاً چھڑی یا کوئی سکہ)توڑ لیتے اور بعد میں ان ٹکڑوں کو دونوں فریقوں کے درمیان کسی معاہدے کی شناخت کا نشان سمجھا جاتا تھا اس طرح 'سمبل' کا مطلب ہوا کسی چیز کا ٹکڑا جسے جب دوسرے ٹکڑے کے ساتھ رکھا جائے یا ملایا جائے تو وہ اصل مفہوم کو زندہ کردے یا یاد دلادے جس کا وہ شناختی نشان ہے۔"(2)

J.A. Cuddon نے علامت (Symbol) کے حوالے سے ان الفاظ میں وضاحت کی ہے:

"لفظ (Symbol)یونانی فعل Symbolllien سے ماخوذ ہے جس کا مطلب اکٹھا پھینکنا ہے، اور اس کا اسم Symbolon جس کا مطلب ''نشان زد کرنا''، ٹوکن بنانا یا ''نشان میں ڈھالنا ہوتا ہے۔ یہ کوئی مرئی یا غیر مرئی شے ہو سکتی ہے جو کسی دوسری شے کی نمائندگی یا اس کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔"(3)

لفظ Symbol کی مختلف تعریفوں کا جائزہ لینے کے بعد اب Symbolism کی چند تعریفات پر نظر ڈالتے ہیں۔ کیمبرج لرنرز ڈکشنری کے مطابق:

"علامت نگاری خیالات اور خصوصیات کی عکاسی کے لیے علامات کو ان کے لغوی معنی کے علاوہ علامتی معنی میں استعمال کرنے کا عمل ہے۔"(4)

لرنرز ڈکشنری کے مطابق:

"ادب، آرٹ اور سائنس وغیرہ میں خیالات یا خصوصیات کے اظہار یا نمائندگی کے لیے علامات کا استعمال علامت نگاری ہے۔علامت نگاری وہ خاص خیال یا خصوصیت بھی ہے جس کا اظہار علامت کے ذریعے ہوتا ہے۔"(5)

Literary devices.net میں علامت نگاری کی تعریف بھی دیکھتے ہیں:

"علامت نگاری کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر یہ ایک ایسی شے ہے جو کسی شے کو یکسر الگ معنی دینے کے لیے اس کی جگہ استعمال ہوتی ہے۔ یہ نئے معانی زیادہ گہرائی اور اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ تاہم، بعض اوقات کسی عمل، واقعے یا کسی کے بیان کردہ لفظ کی بھی علامتی حیثیت ہوتی ہے۔"(6)

مثال کے طور پر 'مسکراہٹ' دوستی کی علامت ہے۔ اسی طرح کسی کا آپ پر مسکرانے کا عمل اس کے دل میں آپ کے لیے محبت اور شفقت کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔علامتیں اپنے استعمال کے تناظر کے حساب سے معنی بدلتی رہتی ہیں۔ ایک 'زنجیر' اتحاد کی علامت بھی ہو سکتی ہے اور قید کی علامت بھی ہو سکتی ہے۔

میریم ویبسٹر ڈکشنری ہمیں بتاتی ہے کہ علامت نگاری علامتوں کے استعمال کا فن یا عمل ہے، خاص طور پر اشیا کو ان کے علامتی مفہوم میں استعمال کرتے ہوئے۔ یا پھر غیر مرئی کو ان مرئی یا حسیاتی نمائندگی کے ذریعے ظاہر کرنے کا عمل ہے:

1۔ فن کارانہ پیروی یا دریافت جو کہ غیر مادی، خیالی یا بصورت دیگر، غیر مرئی سچائی یا کیفیت کے انکشاف کا ایک قرینہ ہے۔

2۔ روحانی ہستیوں یا تصورات کے اظہار کے لیے روایتی علامتوں کا استعمال۔(7)

دی امریکن ہیریٹیج ڈکشنری کے مطابق:

1۔ علامتوں کی مدد سے اشیا کے اظہار کا عمل۔ یا اشیا، واقعات یا تعلقات کو علامتی معنویت یا اہمیت دینے کا عمل۔

2۔ علامتوں یا ان کی پیش کش کا نظام

3۔ علامتی معنی یا علامتی اظہار

4۔ فن کارانہ دریافت کے ذریعے غیر مرئی کیفیات یا سچائیوں کا انکشاف یا نشاندہی۔

5۔ علامت نگاری۔انیسویں صدی کے اواخر کے علامت نگاروں کی تحریک، تھیوری یا عمل(8)

اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ علامت نگاری خارجی اشیا کو داخلی معنی عطا کرنے کا عمل ہے۔

Indigo Dictionary of Literary Criticismعلامت نگاری کی توضیح یوں کرتی ہے:

"ادب میں علامت نگاری وہ جمالیاتی تحریک تھی جس نے لکھاریوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنے خیالات ،محسوسات اور قدروں کا اظہار براہ راست بیان کی بجائے علامتوں کی صورت میں کریں۔"(9)

علامت کے نفسیاتی پس منظر میں علامت (Symbol)اور نشان(Sign)کے مابین امتیاز قائم کرنا بہت اہم ہے۔ابتدا میں علامت کو نشان کے طور پر لیا جاتا تھا۔علامت کو جب کسی طے شدہ مخصوص معنی ہیں برتا جائے تو وہ برتر علامتی مفہوم سے عاری ہو کر نشان کی سطح تک آجاتی ہے۔مثال کے طور پر درانتی اور ہتھوڑے کا نشان ذہن کو اشتراکی نظام کی جانب راغب کرے گا۔صلیب عیسائیت کی جانب اور ہلال کا نشان اسلام کی ،جبکہ عصا جناب موسیٰؑ کی نمائندگی کرے گا۔(10)۔

علامت اور نشان کے باہمی فرق کی وضاحت کے لیے ژنگ نے لکھا ہے کہ ''نشان اصل چیز کا متبادل یا نمائندہ ہے۔جب کہ علامت کا مفہوم نسبتاً کشادہ ہے۔وہ ایک ایسی نفسی کیفیت کو بیان کرتی ہے جسے زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کرنا ممکن نہیں ہوتا۔(11)۔اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ نشان کسی چیز کا اشارہ ہوتا ہے جب کہ علامت کا مفہوم اور دائرہ عمل زیادہ وسعت کا حامل ہوتا ہے۔یہ انسانی نفسیات کی بھی ترجمانی کرتا ہے۔علامت کسی شے کے باطن میں مخفی معنی کو بتدریج سامنے لاتی ہے مگر یہ عمل بھی پوری نقش گری نہیں کرتا،بلکہ ایک مدھم سی فضا سامنے آتی ہے۔

فرائیڈ کے خیال میں خوابوں،اساطیر اور آرٹ میں ظاہر ہونے والی تمام علامتیں اپنے اصل میں جنسی نوعیت کی ہوتی ہیں اور کسی خاص شے کے عمومی اظہار کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ غاریں، گڑھے، بوتلیں وغیرہ بعض نسوانی اعضا کی نمائندگی کرنے لگتی ہیں۔(12)۔فرائیڈ نے جب مختلف اقسام کے خوابوں کے ساتھ خاص کیفیات، خواہشات اور محسوسات کو منسلک کرکے ان سے نتائج برآمد کرنے کی طرح ڈالی تو اصل میں اس نے اس عمل میں خواب کو علامتی مفہوم سے آشنا کرنے کی بجائے اسے نشان کی سطح پر لانے کی سعی کی۔علامت روشن اور واضح نہیں ہوتی،بلکہ سایوں کے حصار میں ہوتی ہے۔

علامت کسی لفظ یا صورت حال کو نیا مفہوم اور وسیع تر تناظر سے منسلک کرنے کا عمل ہے۔علامت کو محض ایک نشان،استعارے یا تلازمے تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔علامت نگاری کے لسانی ڈھانچے میں الفاظ اور جملوں کے اعتبار سے کفایت سے کام لیا جاتا ہے۔یہاں اختصار اور ایمائیت کے عناصر کی کارفرمائی دیکھی جاسکتی ہے۔تفصیلات کی بجائے رمز اور اشارات کا التزام کیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے علامت نگاری کی حامل تحریروں میں منظر کی دھندلاہٹ کی وجہ سے فن پارے کے مجموعی ماحول میں ایک نوع کی پراسراریت کا احساس ہوتا ہے۔علامت کے حوالے سے ڈاکٹر وزیر آغا کی رائے دیکھتے ہیں:

"علامت عکاسی کا نہیں دریافت اور قلب ماہیت کا عمل ہے، یہ کسی مرتب شدہ صورت حال کو سامنے نہیں لاتی بلکہ امکانات کو مس کرتی ہے تاکہ حقیقت کی پراسراریت کو جان سکے۔علامت تو ہر دم پھیلتی ہوئی شعاعوں کا دوسرا نام ہے۔یہ شعاعیں دراصل وہ Tentacles ہیں جو "حقیقت" کے بطون میں اتر کر اس کے امکانات کو مس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا کام یہ نہیں کہ محض دریافت شدہ حقیقت کو جھاڑ پونچھ کر پیش کردیں۔"(13)

علامت نگاری ایسی بیانیہ تکنیک ہے جس میں تفہیم کا براہ راست ابلاغ کرنے کی بجائے اشاروں، رمزیت اور علامتوں کے ذریعے فن پارہ تشکیل پاتا ہے۔یہاں مصنف ایک چیز کے اظہار کے لیے کسی دوسری چیز کا استعمال کرتا ہے جو کہ بیانیے میں اس کے معاون، مترادف یا نمائندے کے طور پر کارفرما ہوتی ہے۔اس کے کامل ابلاغ کے لیے لازم ہے کہ قاری اصل چیز اور اس کے مترادف یا نمائندہ چیز کے بنیادی اوصاف اور مماثلت کی نوعیت سے پوری طرح واقف ہو۔صرف اسی صورت میں وہ علامت کے بطن میں کارفرما مرادی یا مجازی معانی تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔علامت چیزوں کو راسخ تصورات اور لگے بندھے معنیاتی نظام سے توڑ کر انھیں معانی و مفاہیم کی ایک نئی کائنات سے روشناس کر دیتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ علامت متن کے لغوی یا اکہرے معنی کی بجائے اس میں کارفرما مخفی اور لامحدود منطقوں کی جانب لے جاتی ہے اور یوں متن میں معنی کے جمود کی بجائے معنی کے کثیر امکانات کی کائنات سامنے آتی ہے۔علامت نگاری کے حامل متن میں عدم ابلاغ اور ابہام کا مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب قاری متن سے منسوب روایتی معنی کی جناب بڑھتا ہے۔ متن اور اس کے متعلقات پر غور کرنے سے علامت کے مفاہیم منکشف ہونے لگتے ہیں اور فن کی پرتیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔اس فکری جتن کے بعد منکشف ہونے والے مفاہیم احساس جمال کی برتر تسکین کا باعث بنتے ہیں۔

علامت نگاری کا حامل متن معنیاتی سطح پر اپنے اندر لامحدود امکانات رکھتا ہے اور اس وصف کی بنیاد پر عہد بہ عہد حالات کے تغیر سے آشناس ہو کر ہر عہد کے تناظر سے ہم آہنگ ہوتا چلا جاتا ہے۔علامتی بیانیہ اپنے قاری کو عمیق مطالعہ کے بعد اس کے نظام معنی تک رسائی اور اس کے حوالے سے اپنا ادراک قائم کرنے کی آزادی عطا کرتا ہے۔ قاری اپنے علمی پس منظر، رویے، نفسیاتی ساخت اور صورت حالات کے پیش نظر ایک نوع کی معنیاتی حقیقت تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق:

"اعلیٰ ادب بنیادی طور پر علامتی ہوتا ہے وہ سامنے کے معنی کے علاوہ معنی کے سلسلوں کو بھی جنبش میں لاتا ہے۔اگر کسی تخلیق کا صرف ایک معنی ہو یا محض ایک تناظر ہو تو وہ وقت کی دیوار کو پار نہیں کر پاتی اور بہت جلد متحجر بن جاتی ہے،اس لئے علامتی ادب کبھی پرانا نہیں ہوتا۔علامتی ادب کی یہ خوبی ہے کہ اس کے اندر ہمہ وقت نئی سے نئی معنوی تہیں برآمد ہوتی ہیں۔"(14)

علامت نگاری ہمیں سیاسی، سماجی، مذہبی اور فکری جبر میں بھی اپنا مدعا بیان کرنے کی سبیل فراہم کرتی ہے۔ معروض سے متعلق ہونے کی بنیاد پر علامت ایک سے زیادہ معانی کی حامل ہوتی ہے،اس لیے اس کے پردے میں ایسے افکار اور خیالات کا اظہار بھی ممکن ہو جاتا ہے جن پر صریح انداز میں بیان کی

صورت میں گرفت ہو سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ریاستی، سیاسی، سماجی، فکری، طبقاتی اور مذہبی جبر کے زمانوں میں معنیاتی تہہ داری، رمزیہ و اشاراتی انداز کی وجہ سے علامت نگاری ہمارے مافی الضمیر کے اظہار کا موثر وسیلہ بن کر سامنے آئی ہے۔علامت نگاری کے مختلف طریقوں کو بروئے کار لانے کے حوالے سے انتظار حسین کی رائے ملاحظہ ہو:

> "اصل میں علامتی طریقے بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ایک تو یہ کہ لکھنے والا یہ کوشش کرتا ہے کہ اجتماعی تاریخ ہے، اس میں سے وہ کچھ کشید کرتا ہے۔علامتیں اس میں سے اور اس کے نتیجے سے اس پر وارد ہوتی ہیں اور اس کے ذریعے سے وہ اپنے عہد کی حقیقت کا ادراک کرتا ہے۔بعض لکھنے والے یہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے طور پر کری ایٹ (تخلیق) کرتے ہیں علامتیں،اس میں قاری سے رشتہ آسانی سے قائم نہیں ہوتا۔ایک اور طریقہ وہ ہے، سنڈریلا جس کی مثال ہے کہ اپنی تہذیب کے دائرے سے نکل کر کسی دوسری تہذیب سے کوئی علامت تلاش کرنا اور اس کے ذریعے سے مفہوم ادا کرنا۔"(15)

فرانس میں علامت نگاری کی تحریک 1884ء میں باقاعدہ طور پر شروع ہوئی۔اس کی داغ بیل ڈالنے والوں میں اس عصر کے تین شاعروں پال ورلین، رین بو اور ملارمے شامل تھے۔اگرچہ انیسویں صدی کے وسط سے علامت نگاری کے عناصر کو مختلف مضامین میں بحث کا موضوع بنایا جا چکا تھا۔شارل بودلیئر نے امریکی لکھاری ایڈ گر ایلن پو کے افسانوں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کرتے ہوئے ان کہانیوں میں علامت نگاری کے عناصر کی موجودگی کا ادراک کرتے ہوئے بیانیے کے اس نئے انداز کی ستائش کی تھی۔1886ء میں جین موریا نے اپنے ایک مضمون میں Symbolism کی اصطلاح استعمال کی۔ فرانس کے تناظر میں دیکھا جائے تو علامت نگاری کی تحریک حقیقت نگاری کے ذیلی قرینوں عقلیت پسندی اور فطرت نگاری کے رد عمل کے طور پر سامنے آئی۔ اس تحریک سے وابستہ شعرا نے دانستہ طور پر ابہام کی حامل لکھ کر انہیں شائع کیا اور مذہب و قانون کی چھتری تلے آنے والے تمام سماجی مظاہر کو گہری تنقید کا نشانہ بنایا۔پہلی بار قاری کے حوالے سے یہ سوال قائم ہوا کہ اوسط درجے کے عامیانہ قاری کے لیے ادب عالیہ کی تفہیم ناممکن ہے۔رد عمل کی اس قدر شدت کا اثر یہ ہے کہ ان میں سے بعض شاعر سماجی قدروں اور مذہبی و قانونی شعائر کو یکسر بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی ذات کے گنجل میں الجھ کر رہ گئے۔اس عہد کی علامتی شاعری امید سے دور اور غصے اور انتقام جیسے منفی جذبوں کے اظہار کا ذریعہ بن کر رہ گئی۔کچھ شعرا نے اپنی شاعری میں سماج کی عکاسی کے متبادل کے طور پر موسیقیت کو برتا۔موسیقیت کا استعمال کرنے والوں نے شاعری کو دیگر تمام شعری وسیلوں اور فنی لوازم سے تہی کر دیا۔ان کے اندر نرگسیت، قنوطیت، حد سے بڑھی ہوئی مایوسی، خودکشی کی دلکشی، منتشر خیالی جیسے رویے فروغ پاتے گئے۔یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کے وابستگان نہ صرف اس تحریک سے بلکہ شعری عمل سے ہی فرار ہونے لگے۔

ناول کے تناظر میں علامت نگاری کا جائزہ لیا جائے تو امریکی ناول نگار ہرمن میلول کے ناول موبی ڈک (1851) کو پہلا علامتی ناول قرار دیا جاتا ہے۔اس ناول میں بحری جہاز کے کپتان کی زندگی اور افکار کے بیان کی سبیل سے کہانی تشکیل پاتی ہے۔اس نئے بیانیہ قرینے کی وجہ سے اس ناول کو روایتی بیانیے سے مانوس قارئین کی جانب سے ستائش حاصل نہ ہو سکی۔جب علامت نگاری کے خدوخال واضح ہوئے تو بعد میں لارنس اور فلکنر جیسے بڑے ناول نگار

بھی میلول کی عظمت کا اقرار کرتے ہوئے اس اسلوبی اور تکنیکی حوالے سے ایک جہت ساز ناول نگار گردانتے ہیں۔ فرانسیسی ناول نگاری کی روایت میں La Bas(1891) پہلا علامتی ناول قرار پاتا ہے۔اس کے بعد چند اور ناول اس بیانیہ تکنیک میں لکھے گئے۔ عالمی منظر نامے پر روسی ناول نگار آندرے بیلے کے ناول سینٹ پیٹرز برگ سے علامت نگاری کی تکنیک کو مقبولیت نصیب ہوئی۔ علامت نگاری کی اثر پذیری کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا بھر میں علامت نگاری کا رجحان فروغ پانے لگا۔ اس ضمن میں بڑی مثال معروف انگریزی ناول نگار جیمز جوائس کی ہے۔ ناول یولیسز میں علامت اور شعور کی رو کی تکنیک کو عمدگی سے برتا گیا ہے۔ علامت نگاری کی تکنیک کو بام عروج سے ہم کنار کرنے والوں میں فرانز کافکا کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے دو ناول The Trial اور The Castle اس بیانیہ تکنیک کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہوئے۔اس کے علاوہ اہم علامت نگاروں میں البرٹ کاموکا نام شامل کیا جا سکتا ہے جس نے The Stranger اور The Plague جیسے علامتی ناول تخلیق کیے۔ انگریزی ناول نگاروں میں جارج آرویل کے شہرہ آفاق ناول The Animal Farm کو علامت نگاری کی بنیاد پر شاہکار ناول تسلیم کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

1. Symbol the term given to a visible object representing to the mind, the symbolance of something which is not known but realised by association." Encyclopedia Britanica, Edition 1965, p.701

2. سہیل احمد خان، ڈاکٹر، علامتوں کے سرچشمے، مشمولہ علامت کے مباحث، مرتبہ اشتیاق احمد، کتاب سرائے، لاہور، 2005ء، ص 148

3. The word Symbol drives from the Greek verb symbolllien, the throw together, and its noun Symbolon 'Mark', 'token' or 'Sign'. it is an object, animate or inanimate, which represents or 'Stands for something else". J.A. Cudden, Literary Terms and Literary Theory, Wiley-Blackwell, p.699

4. Symbolism is the use of symbols to signify ideas and qualities by giving them symbolic meanings that are different from their literal sense". Cambridge Learner Advance Dictionary, 4th Edition .

5. The use of symbols to express or represent ideas or qualities in literature, art, science etc is called symbolism. Symbolism is also the particular idea or quality that is expressed by a symbol." Learner's Dictionary. 2014 .

6. Symbolism can take different forms". it is generally an object representing another to give it an entirely different meaning that is much deeper and more significant. Sometimes, however, an action, an event or a word spoken by someone may have a symbolic value. For instance, "smile" is a symbol of friendship. Similarly, the action of someone smiling at you may stand as a symbol of the feeling of affection which that person has for you. Symbols do shift their meaniings depending on the context they are used in. "A Chain" for example, may stand for "union" as well as " imprisonment". Literarydevices.net .
7. Merriam Webster Dictionary tells about Symbolism is the art or practice of using symbols especially by investing things with a symboilic meaning or by expressing the invisible or intangible by means of visible or sensuous representations as

i. Artistic imitation or invention that is method of revealing or suggesting immaterial, ideal, or otherwise intagible truth or states .

ii. the use of conventional or traditional signs in the representaion of divine beings and spirits.

8. Merrian Webster Dicitionary .

(i) The practice of representing things by means of symbols or of attributing symbolic meanings or significance to objects, events or relationships .

(ii) A System of symbols or representations.

(iii) A symbolic meaning or representation.

(iv) Revelation or suggestion of intagible conditions or truths by artistic invention.

(v) Symbolism The movement, theory or practice of the late 19th century Symbolists.

9. In literature, Symbolism was asthetic movement that encouraged writers to express their ideas, feelings and values by means of symbols or suggestions rather than by direct statement". Indigo Dictionary of Literary Criticism", Cosmo Publications, New Dehli, 2003, p. 330 .

10۔ سلیم آغا، ڈاکٹر، جدید اردو افسانے کے رجحانات، مقالہ براے پی ایچ۔ڈی اردو، مملوکہ
پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 1995ء ص 258

.C.G. Jung, Symbols of Transformation, Routledge and Kegan Paul Ltd, London, 1956, p. 124.11

.J.A.C. Brown, Freud and the Post-Freudians, Penguine Books, England, 1967, p. 44.12

13۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، دائرے اور لکیریں، مکتبہ فکر و خیال، لاہور، 1986ء، ص 142

14۔ اشتیاق احمد، (مرتب)، علامت نگاری (انتخاب مقالات)، بیت الحکمت، لاہور، 2005ء، ص 149

15۔ انتظار حسین، اردو افسانہ کے مسائل (مذاکرہ)، نقوش، شمارہ 110، نومبر 1968، ادارہ فروغ اردو لاہور، ص 644